ناواں ہفتہ (نصاب)

(سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 63 تا 77 کا ترجمہ وتشریح، عبادالرحمٰن کی خصوصیات)

نصاب میں شامل سورہ فرقان کی آیات کا ترجمہ وتشریح

☆۔ **سورۃ الفرقان کا تعارف:** سورۃ الفرقان کی پندرہ آیات (77-63) ''آداب معاشرت'' کے عنوان کی مناسبت سے سلیبس میں شامل ہیں، اس سورت کی پہلی آیت میں فرقان کا لفظ آیا ہے اسی سے اس کا نام رکھا گیا ہے، یہ سورت مکی ہے اس کی 77 آیات اور چھ رکوع ہیں، ترتیب میں اس سورت کا نمبر 25 ہے اور یہ اٹھارویں پارے کے آخر میں اور انیسویں کے شروع میں ہے۔

سورۃ الفرقان | آیت نمبر: 63

وَعِبَادُ	الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى الْأَرْضِ	هَوْنًا
اور بندے	رحمٰن	جو لوگ	وہ چلتے ہیں	زمین پر	عاجزی / آہستگی
وَإِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجَاهِلُوْنَ	قَالُوْا	سَلَامًا	
اور جب	ان سے مخاطب	جاہل/لاعلم	وہ کہتے ہیں	سلامتی ہو	

سلیس اردو ترجمہ:

اور رحمٰن کے (حقیقی) بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری) سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوں تو بس سلام کہہ کر (کنارہ کش رہتے ہیں)۔

تفسیر وتشریح:

سورہ فرقان کی ان آیات میں اللہ تعالی نے نیک بندوں کی صفات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: وہ زمین پر اکڑ کر نہیں چلتے بلکے انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ چلتے ہیں اور پھر جب جاہل لوگوں سے مخاطب ہوتے ہیں تو سلام کر کے گزر جاتے ہیں لہذا اس آیت سے دو بنیادی اصول سمجھ آرہے ہیں کہ ایک تو اللہ کی زمین پر اکڑ کر نہیں چلنا چاہیے کیونکہ تکبر اور اکڑ اللہ کو پسند نہیں ہے بلکے عاجزی وانکساری پسند ہے اور دوسرا اصول یہ ہے کہ جاہل لوگوں سے دینی یا دنیاوی گفتگو میں الجھنا نہیں

چاہئے کیونکہ اس سے ایک تو اپنی قدر ومنزلت میں فرق پڑتا ہے اور دوسرا وہ جاہل اپنی جہالت کی بناء پر کئی چیزوں کو سمجھنے اور ماننے سے قاصر ہونے کی وجہ سے انکار کر دے گا۔اس لئے جاہل کو اچھے انداز اور عقلی ونقلی دلائل سے سمجھانے کی کوشش کریں اگر وہ سمجھنے کی بجائے جہالت پر اتر آئے تو اس سے معذرت کر کے خود کنارہ کشی اختیار کر لیں۔

واضح رہے کہ جاہل سے یہاں مراد کم علم یا نادان نہیں بلکہ ضدی قسم کے لوگ ہیں جن کا بحث میں مقصد کچھ سبق حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ مخاطب کو نیچا دکھانا یا اس کا مذاق اڑانا ہوتا ہے۔اللہ کے بندوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسی فضول اور بیہودہ باتوں میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔نہ ہی وہ ایسے لوگوں کی بدتمیزی یا بیہودگی کو برداشت کرتے ہیں۔بلکہ اگر کسی ایسے شخص سے سابقہ پڑ بھی جائے تو سلام کہہ کر اس سے کنارہ کشی کر جاتے ہیں۔وہ گالی کا جواب گالی سے، یا اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والوں سے دور رہتے ہیں۔

سورۃ الفرقان	آیت نمبر: 64

وَالَّذِينَ	يَبِيتُونَ	لِرَبِّهِمْ	سُجَّداً	وَقِيَاماً
اور وہ لوگ	رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لئے	سجدے کی حالت	اور کھڑے رہ کر

سلیس اردو ترجمہ:

اور وہ لوگ اپنے رب کی خوشی کے لئے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔

تفسیر وتشریح:

عباد الرحمٰن یعنی اللہ کے بندوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ راتیں اس کی بغاوت اور نافرمانی میں نہیں گزارتے بلکہ اس کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لئے سجدے اور قیام یعنی نمازوں کے اہتمام میں گزارتے ہیں۔ان آیات میں بیان کردہ خوبیوں کو مدنظر رکھ کر ہم اپنا بھی محاسبہ کر سکتے ہیں کہ ہمارا شمار اللہ والوں میں ہوتا ہے یا نہیں۔اگر یہ خوبیاں ہم میں موجود ہیں تو الحمدللہ اور اگر نہیں ہیں تو آج موقع ہے اس لئے ان خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

رات کی نماز میں بالخصوص تہجد کی نماز ہے جو کہ عباد الرحمٰن کی خوبی ہے کیونکہ ایک تو رات کی نماز میں تنہائی کی وجہ سے ریاکاری کا شبہ نہیں ہوتا اور دوسرا یہ کہ رات کی نماز میں خشوع وخضوع زیادہ ہوتا

ہے،اسی لئے احادیث میں رات کی عبادت اور بالخصوص نمازتہجد کی بہت فضیلت مذکور ہے۔

سورۃالفرقان | آیت نمبر:65

وَالَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ جَهَنَّمَ
اوروہ لوگ	کہتے ہیں	اے رب ہمارے	ہٹادے	ہم سے	جہنم کاعذاب

اِنَّ	عَذَابَهَا	كَانَ	غَرَاما
بیشک	اس کاعذاب	ہے	لازم/چمٹ جانے والا

سلیس اردوترجمہ:

اوروہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب کوہم سے پھیردے، بے شک اس کا عذاب لازم ہوجانے والا ہے۔

تفسیروتشریح:

اس آیت میں آگ کے عذاب سے بچنے کی فکر کا ذکر کیا جارہا ہے کہ اللہ والے جہنم سے کس قدر ڈرتے ہیں اور پھراس کے عذاب سے بچنے کی کتنی زیادہ کوشش کرتے ہیں۔اس کوشش میں ایک طرف اعمال صالحہ کا ارتکاب ہے اور دوسری طرف دعاؤں کا ایک طویل سلسلہ ہے اوریہی خوبی ہمیں اپنے اندربھی پیدا کرنی چاہئے۔کیونکہ دوزخ کی سزااورعذاب اللہ کے باغیوں کوضرور ملنے والا ہے۔

سورۃالفرقان | آیت نمبر:66

اِنَّهَا	سَآءَتْ	مُسْتَقَرّاً	وَمُقَاماً
بیشک (جہنم) وہ	بری ہے	ٹھہرنے کی جگہ	اورقیام کرنے کی جگہ

سلیس اردوترجمہ:

بے شک وہ ٹھہرنے کی جگہ اورمقام بہت براہے۔

تفسیروتشریح:

جہنم کے عذاب کے بعداس میں ٹھکانے اوررہائش کے حوالے سے یہاں پر بتایا جارہا ہے کہ وہاں کی رہائش بہت بری ہے وہ چندلمحات کی ہویاہمیشہ کے لئے ہو۔

سورۃ الفرقان	آیت نمبر:67

وَالَّذِيْنَ	إِذَا	أَنفَقُوْا	لَمْ يُسْرِفُوْا	وَلَمْ يَقْتُرُوْا	وَكَانَ
اور وہ لوگ	جب	وہ خرچ کرتے	وہ فضول خرچی نہیں کرتے	اور نہ وہ تنگی کرتے ہیں	اور ہے
بَيْنَ	ذٰلِکَ	قَوَاماً			
درمیان	اس کے	اعتدال			

سلیس اردو ترجمہ:

اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں بلکہ وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

تفسیر وتشریح:

اس آیت میں اللہ والوں کی یہ خوبی بیان کی جا رہی ہے کہ دولت ملنے کے بعد نہ تو اسراف وتبذیر سے کام لیتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی (دولت کے ہوتے ہوئے بال بچوں پر خرچ کرنے میں، خوراک و پوشاک میں، طرز بود و باش میں اعزاء واقربا کو تحفے دینے لینے میں بخل کرنا وغیرہ) کرتے ہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق میانہ روی سے کام لیتے ہیں۔ اسراف یہ ہے کہ اپنی ضرورت کی اشیاء پر ضرورت سے زائد خرچ کرنا مثلاً کپڑوں کی خرید وفروخت، مکان بنانے میں، شادی بیاہ وغیرہ میں جبکہ تبذیر یہ ہے کہ ناجائز کاموں پر خرچ کیا جائے مثلاً شراب نوشی، جوا، شادی کے موقع پر آتش بازی وغیرہ۔

اس آیت میں آج کے دور کی مناسبت سے تربیت کا بڑا سنہری اصول متعارف کروایا گیا ہے کہ مہنگائی اور غربت کا شکوہ کرنے کی بجائے اپنی حیثیت سے حسب ضرورت خرچہ کیا جائے جس میں نہ تو شہرت وریاء کاری ہو، اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول کی بغاوت میں پیسے ضائع کئے جائیں بلکہ حسب استطاعت ہر معاملے میں معتدل راستہ اپنایا جائے۔

سورۃ الفرقان	آیت نمبر:68

وَالَّذِيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ	مَعَ اللّٰهِ	إِلٰهاً	آخَرَ	وَلَا يَقْتُلُوْنَ

اور وہ لوگ	نہیں پکارتے	اللہ کے ساتھ	معبود	دوسرا	اور نہیں وہ قتل کرتے
النَّفۡسَ	الَّتِی	حَرَّمَ اللّٰهُ	إِلَّا	بِالۡحَقّ	وَلَا یَزۡنُوۡنَ
جان	جس کو	اللہ نے حرام کیا	مگر	حق کے ساتھ	اور وہ زنا نہیں کرتے
وَمَنۡ	یَفۡعَلۡ	ذٰلِکَ	یَلۡقَ	اَثَاماً	
اور جو	کرے گا	یہ	وہ دوچار ہوگا	گناہ سے	

سلیس اردو ترجمہ:

اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ بڑی سزا/ گناہ سے دوچار ہوگا۔

تفسیر وتشریح:

اس آیت میں اللہ والوں کی تین خوبیاں بیان کی جارہی ہیں کہ نہ تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے ہیں، نہ وہ بے قصور جان کو قتل کرتے ہیں، نہ زنا کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کو اس بات کا یقین کہ جو بھی شرک کرئے گا، بے قصور لوگوں کو بلا وجہ قتل کرے گا، یا زنا کرے گا تو وہ ان گناہوں کی سزا سے دوچار ہوگا۔

دراصل آیت میں مذکور تین وہ برائیاں ہیں جو اس دور کے عرب معاشرہ میں کثرت سے پائی جاتی تھیں۔اور آج کے دور میں بھی یہ برائیاں اپنے عروج پر ہیں، شرک کئی طریقوں سے ہم میں داخل ہو چکا ہے، معمولی باتوں پر جھگڑے کی صورت میں قتل اور دشمنیوں کا سلسلہ چل پڑتا ہے، نیز بے حیائی بھی پورے عروج پر ہے۔

عباد الرحمٰن کی یہ خوبی ہے وہ توحید کا اقرار اور اظہار کرتے ہیں چہ جائے ان کی جان کو خطرہ ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ شرک ایسا گناہ ہے جس کو اللہ نہ برداشت کرتا ہے اور نہ معاف کرے گا۔

اللہ والے بے قصور لوگوں کو قتل نہیں کرتے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ بلا وجہ قتل کی سزا دائمی جہنم کی صورت میں ملے گی، رہی حق کے ساتھ قتل کرنے کی بات تو وہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اس لئے کسی

انسان کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی ضرورت نہیں ہے، صرف تین قتل ایسے ہیں جو قتل کرنا گناہ کا باعث نہیں ہے وہ یہ ہیں: قتل کے بدلے قتل یعنی قصاص، مرتد کا قتل کرنا، شادی شدہ کو زنا کی سزاء میں قتل کرنا (یعنی رجم کرنا)۔ ناحق قتل کی ایک شکل اس دور میں بچیوں کو زندہ درگور کرنا تھا اور آج کے دور میں بھی بچی پیدا ہونے پر اس کو ماں سمیت چھوڑ دینے یا بچی کو مار دینے کی رسم بد چل پڑی ہے۔

زنا اور فحاشی کسی بھی معاشرے میں تباہی و ہلاکت کا باعث بنتی ہے اور خاندانی نظام کے عفت وعصمت کو تباہ کر دیتی ہے اس لئے معاشرے کو تباہی سے بچانے کے لئے اور خاندانی نظام کے عفت و عصمت کی حفاظت کے لئے یہ سزا کنوارے کے لئے سو کوڑے اور شادی شدہ کے لئے رجم کی صورت میں ضروری ہے۔

سورۃ الفرقان	آیت نمبر:69

يُضَاعَفْ	لَهُ	الْعَذَابُ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	وَيَخْلُدْ	فِيهِ مُهَانًا
دوگنا کیا جائے گا	اس کے لئے	عذاب	قیامت کے دن	اور وہ ہمیشہ رہے گا	اس میں رسوا/ذلیل

سلیس اردو ترجمہ:

قیامت کے دن اس کے لئے عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا۔

تفسیر وتشریح:

اس آیت میں مذکورہ (شرک، ناحق قتل، زنا) گناہوں کے مرتکبین کو دنیاوی سزا کے ساتھ اخروی سزا سے بھی متنبہ کیا جا رہا ہے کہ آخرت کا عذاب کئی گنا زیادہ رسوا کن اور دائمی ہوگا۔

سورۃ الفرقان	آیت نمبر:70

إِلَّا	مَنْ	تَابَ	وَآمَنَ	وَعَمِلَ	عَمَلًا
مگر	جس نے	توبہ کی	اور ایمان لایا	اور عمل کیا	عمل/کام
صَالِحًا	فَأُولَٰئِكَ	يُبَدِّلُ اللَّهُ	سَيِّئَاتِهِمْ	حَسَنَاتٍ	وَكَانَ اللَّهُ
نیک	پس یہی	اللہ بدل دیتا ہے	ان کی برائیوں کو	نیکیوں	اور ہے اللہ

غَفُوراً	رَّحِيُما				
بخشنے والا	رحم کرنے والا				

سلیس اردو ترجمہ:

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کئے پس اللہ ان لوگوں کی برائیاں کو بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔

تفسیر وتشریح:

انسانی فطرت میں نسیان اور گناہ کی طرف رغبت کا جذبہ پایا جاتا ہے اسی چیز کو اللہ نے مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ گناہ کے بعد ناامیدی اور مایوسی سے دوچار نہیں ہونا چاہئے بلکہ اللہ کی رحمت سے پُر امید ہو کر اس کے سامنے پچھلے گناہوں کی توبہ کی جائے اور پھر مزید ایمان میں استقامت اور تجدید کے بعد نیک اعمال کئے جائیں اس کی وجہ سے اللہ پچھلے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا کیونکہ اللہ کی صفاتِ عظیم میں سے ''غفورا رحیما'' کی صفات ہیں۔ جن کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس لئے اس سے کوئی معافی مانگ کر تو دیکھے۔

سیدنا حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! ''میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو اچھے کام کیے تھے مثلاً قرابت داروں سے حسن سلوک، غلام آزاد کرنا، صدقہ وخیرات دینا، کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تم جو اسلام لائے ہو تو سابقہ نیکیوں کو برقرار رکھتے ہوئے اسلام لائے ہو'' (صحیح بخاری)

سورۃ الفرقان آیت نمبر: 71

وَمَنْ	تَابَ	وَعَمِلَ	صَالِحاً	فَإِنَّهُ	يَتُوبُ
اور جس نے	توبہ کی	اور کام کئے	نیک	پس بیشک	وہ رجوع کرتا ہے
إِلَى اللّٰهِ	مَتَاباً				
اللہ کی طرف	رجوع کرنے کا حق				

سلیس اردو ترجمہ:

اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کئے پس بیشک اس نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا جیسے

رجوع کرنے کا حق تھا۔

تفسیر وتشریح:

اس آیت میں توبہ کا تعلق مسلمانوں کے ساتھ ہے کہ جو مسلمان ہوں اور ان سے گناہ سرزد ہو جائیں تو ان کو کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا وہ توبہ کریں اور نیک اعمال شروع کر دیں تو گویا انہوں نے اللہ کے ہاں ایسی توبہ کی ہے جیسے توبہ کرنے کا حق ہے۔

توبہ کی شرائط میں سے یہ شامل ہے کہ وہ گناہ پر ندامت کا اظہار کرے، آئندہ اس گناہ کے ارتکاب نہ کرنے کا وعدہ کرے اور اللہ سے معافی مانگے، تو ایسی توبہ جو شرائط سمیت ہو اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ پچھلے گناہ معاف ہی نہیں کرتا بلکہ ان کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

سورۃ الفرقان آیت نمبر: 72

وَالَّذِيْنَ	لَا يَشْهَدُوْنَ	الزُّوْرَ	وَإِذَا	مَرُّوْا	بِاللَّغْوِ
اور وہ لوگ	نہیں گواہی دیتے	جھوٹی	اور جب	گزرتے ہیں	فضول
مَرُّوْا	كِرَامًا				
گزرتے ہیں	باعزت طریقے سے				

سلیس اردو ترجمہ:

اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ (چیزوں/مجلسوں) کے پاس سے گزریں تو باعزت طریقہ سے گزرتے ہیں۔

تفسیر وتشریح:

عباد الرحمٰن کی خوبیوں میں سے یہ صفات بھی شامل ہیں کہ کہ وہ کبھی بھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور نہ ہی فضول مجلسوں کے پاس سے طعن وتشنیع اور الزمات لگاتے ہوئے گزرتے ہیں بلکہ انتہائی مہذب طریقہ سے گزر جاتے ہیں۔

عصر حاضر میں عدالتوں میں بالخصوص اور کاروباری معاملات اور معمولات زندگی میں بالعموم جھوٹی گواہی عام ہوتی جارہی ہے جو کہ اللہ والوں کی خوبی نہیں ہے اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کرتے ہوئے اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہم جھوٹ بولنے والوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں میں

شامل تو نہیں ہیں۔

دوسری اہم خوبی کہ ہم گناہ گاروں اور فضول مجلسوں میں موجود لوگوں پر فاسق، کافر، جہنمی، ظالم وغیرہ کا حکم تو نہیں لگاتے؟ کیونکہ عباد الرحمٰن طعن و تشنیع اور عیب جوئی والزامات کی بجائے باعزت طریقے سے ان لوگوں کے پاس سے گزر جاتے ہیں، لہذا ہمیں بھی یہی خوبی اپنانی چاہئے۔

سورة الفرقان | آیت نمبر: 73

وَالَّذِيْنَ	إِذَا	ذُكِّرُوْا	بِآيَاتِ	رَبِّهِمْ	لَمْ يَخِرُّوْا
اور لوگ	جب	نصیحت کی جاتی ہے	نشانیاں/ آیات	اپنے رب کی	وہ نہیں گرتے
عَلَيْهَا	صُمّاً	وَعُمْيَاناً			
اس پر	بہرے ہوکر	اور اندھے ہوکر			

سلیس اردو ترجمہ:

اور وہ لوگ کہ جب انہیں اپنے رب کی آیات کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گر پڑتے۔

تفسیر وتشریح:

اس آیت میں عباد الرحمٰن کی ایک اور اہم خوبی کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے کہ وہ ہر آدمی جو اللہ اور رسول کا نام لے کر مسئلہ سنانے لگ جائے تو اس کو اندھے اور بہرے ہوکر صحیح نہیں مان لیتے بلکہ ہر بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ حق و باطل میں فرق کرتے ہیں، صحیح وغلط میں فرق کرتے ہیں، سنت اور بدعت میں فرق کرتے ہیں، الغرض دین کے معاملے میں مکمل احتیاط کرتے ہوئے اللہ اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے احکام ومسائل پر عمل کرتے ہیں، اور بدعات وخرافات سے بچتے ہیں۔

سورة الفرقان | آیت نمبر: 74

وَالَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	هَبْ	لَنَا	مِنْ
اور لوگ	وہ کہتے ہیں	ہمارے رب	عطا کر	ہمیں	سے
أَزْوَاجِنَا	وَذُرِّيَّاتِنَا	قُرَّةَ	أَعْيُنٍ	وَاجْعَلْنَا	لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَاماً
ہماری بیویاں	اور ہماری اولاد	ٹھنڈک	آنکھوں	اور بنا ہمیں	تقوی والوں کا رہنما

سلیس اردو ترجمہ:

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا رہنما بنا دے۔

تفسیر وتشریح:

☆۔ بیویاں اور اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو:

عباد الرحمٰن کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطاء فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ یہ دعا ہمیں بھی مانگنی چاہئے کیونکہ اگر اولاد صالح اور فرمانبردار ہو پھر مرد کو بیوی مزاج کے مطابق، نیک سیرت، فرمانبردار مل جائے اور عورت کو خاوند مزاج کے مطابق، حقوق وفرائض کا خیال کرنے والا مل جائے تو یہی دنیاوی زندگی کی کامیابی اور امن وسکون اور جنت ہے اور اس کے حصول کے لئے اللہ سے دعا مرد اور عورت ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ کیونکہ بیوی کے لئے خاوند زوج ہے اور خاوند کے لئے بیوی زوج ہے۔

☆۔ متقی لوگوں کے لیڈر بننے کی دعا:

دوسرے جملہ میں اچھے لوگوں کا لیڈر بننے کی دعا بھی بہت اہمیت کی حامل دعا ہے کیونکہ اگر رعایا اور عوام اچھی، مخلص، محنتی، مودب، نیک اور ایماندار ہوگی تو لیڈر خود بخود امن وسکون میں رہے گا وہ کسی کے فریب اور دھوکے کا شکار نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کو کسی غدار قوم سے سامنا کرنا پڑے گا بلکہ وہ اپنی عوام کے ساتھ مل کر ملک وقوم کے لئے مزید اصلاحی اقدام اور فلاحی کاموں میں مصروف ہو کر اپنے وطن کا نام روشن کرے گا اور اسلامی تعلیمات کی ترویج کے ساتھ ساتھ اسلامی ممالک کی فتوحات میں بھی اضافہ ہوگا۔

سورۃ الفرقان | آیت نمبر:75

أُولَٰئِكَ	يُجْزَوْنَ	الْغُرْفَةَ	بِمَا	صَبَرُوْا	وَيُلَقَّوْنَ
یہی	بدلہ دیئے جائیں گے	بالاخانے	جو	انہوں نے صبر کیا	استقبال کئے جائیں گے
فِيْهَا	تَحِيَّةً	وَسَلٰماً			
اس میں	دعائیہ کلمات	اور سلامتی			

سلیس اردو ترجمہ:

ان لوگوں کو ان کے صبر کی بدولت (جنت کے) بالا خانے انعام میں دیئے جائیں گے اور ان کا جنت میں دعائیہ کلمات اور سلام کے ساتھ استقبال کیا جائے گا۔

تفسیر و تشریح:

سورہ فرقان کی مذکورہ آیات میں عباد الرحمٰن کی صفات بیان کرنے کے بعد اس آیت میں اللہ تعالی نے ان اوصاف سے متصف لوگوں کا انعام اور ثواب بیان کیا ہے کہ ان لوگوں کو جنت میں بالا خانے اور بڑے بڑے بنگلے اور محلات دئے جائیں گے اور پھر استقبال و خدمت کے لئے ہر طرف فرشتے کھڑے ہوں گے تا کہ ان کے شرف اور عزت کو مزید چار چاند لگا دئے جائیں۔ اور واضح رہے کہ وہ مجبوراً استقبال کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے بلکہ اعزازاً کھڑے ہوں گے اور اپنے مہمانوں کے لئے سلامتی اور برکت کی دعا بھی کریں گے۔

سورۃ الفرقان آیت نمبر:76

وَمُقَاما	مُسْتَقَرّاً	حَسُنَتْ	فِیْهَا	خَالِدِیْنَ
اور مقام/مسکن	رہنے کی جگہ	بہت اچھا	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

سلیس اردو ترجمہ:

ہمیشہ اس میں رہیں گے بہت بہترین مقام اور رہنے کی جگہ ہے۔

تفسیر و تشریح:

یہاں پر عباد الرحمٰن کو دیئے جانے والے جنت کے محلات اور بنگلوں کی کیفیت کے حوالے سے مزید بتایا جا رہا ہے کہ وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ رہائش کے اعتبار سے بہت ہی عمدہ رہائش گاہیں ہیں۔

سورۃ الفرقان آیت نمبر:77

لَوْلَا	رَبِّیْ	بِکُمْ	یَعْبَأُ	مَا	قُلْ

فرمادیں	نہیں	پرواہ کرتا	تمہاری	میرا رب	اگر نہ
دُعَاؤُ کُمْ	فَقَدْ	کَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ	یَکُوْنُ	لِزَاماً
تم پکارو	پس تحقیق	تم نے جھٹلایا	پس عنقریب	ہوگا	لازمی

سلیس اردو ترجمہ:

آپ ﷺ فرمادیں اگر تم اس کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ نہیں کرتا، تو تم نے جھٹلایا پس عنقریب (اس کی سزا) لازمی ہوگی۔

تفسیر و تشریح:

اس آیت میں اللہ تعالی نے حضور نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم اپنے خالق و مالک حقیقی کو ہی بھول جاؤ اور اس کو پکارنا ہی چھوڑ دو تو اس رویہ سے اللہ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی ربوبیت میں کوئی فرق پڑے گا بلکہ تم نے اس بے رخی کے رویہ سے اس کو جھٹلا دیا ہے، تو جب جھٹلایا ہے تو پھر اس کی سزا بھی یقینی بھگتنی پڑے گی۔